05169
ﻫ/۲۳

محرم کے بغیر سفر حج وعمرہ کا حکم ۔ حج تو ہو جائیگا مگر گناہ کے ساتھ

...مفتی کرام وعلماء کرام کیا فرماتے ہیں؟

یہ کہ، ایک خاتون بغیر محرم کے حج وعمرہ کیلئے جاتی ہے، کہا جاتا ہے کہ اکیلی عورت حج وعمرہ پر بغیر محرم کے نہیں جاسکتی لیکن یہی عورت اکیلے یورپ، امریکہ ودیگر ملکوں کا سفر کرتی ہے۔ الغرض یہی عورت ہر سفر بغیر محرم کے کرتی ہے، صرف حج وعمرہ کیلئے ہی محرم لازم ہے؟

لیکن سعودی گورنمنٹ کی پالیسی کے تحت صرف ۴۵ سال سے بڑی عمر کی عورت کو بغیر محرم کے ویزا جاری کرتی ہے، وہ اس سلسلے میں یہ کہتے ہیں کہ جب عورت اکیلے امریکہ یورپ اور دیگر ممالک کا سفر کرسکتی ہے تو وہ حج وعمرہ بھی اکیلے آکر کرسکتی ہے لیکن یہ کہ سفر کا گناہ ہوگا، مگر حج وعمرہ ادا ہو جائے گا۔ علماء کرام اس بات کی وضاحت فرمائیں۔

یہ کہ میں آپ سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ میرے پاس محدود رقم ہو جس سے میں حج وعمرہ کرسکتی ہوں تا کہ میں کسی حج وعمرہ گروپ یا فیملی کیساتھ جاسکتی ہوں۔

شکریہ!

والسلام......محمد احسن صدیقی

موبائل نمبر: 0314-2981134

790/8، عزیز آباد بلاک ۸

ایف بی ایریا، کراچی۔ 75950

جوابی لفافہ اس کیساتھ ارسال کر رہی ہوں۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامدًا ومصلّیاً

کسی خاتون کے لئے محرم کے بغیر سفر شرعی (یعنی اڑتالیس میل/سواستتر کلومیٹر کا سفر) کرنا فقہاء احناف کے نزدیک جائز نہیں ہے خواہ حج وعمرہ کے لئے سفر ہو یا کسی اور مقصد کے لئے، لہذا عام حالات میں کسی قسم کا سفر محرم کے بغیر کرنے سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔

اور اگر کسی خاتون پر حج فرض ہو جائے تو اس کے لئے بھی اصل حکم یہ ہے کہ وہ محرم ملنے کا انتظار کرے ،اگر زندگی کے آخر تک کوئی محرم میسر نہ آئے تو حج بدل کی وصیت کر کے حج کی رقم محفوظ کر جائے، کیونکہ زندگی کے آخر تک اگر کوئی محرم نہ ملے جس کی وجہ سے خاتون خود حج فرض ادا نہ کر سکے لیکن حج بدل ادا کرنے کی وصیت کر جائے تو اس کو خود حج نہ کر سکنے کا کوئی گناہ نہیں ہوگا،.... تاہم اگر خاتون کی عمر اتنی زیادہ ہو جائے کہ جس عمر میں عام طور سے فتنہ کا امکان بہت کم ہو جاتا ہے اور باوجود انتظار کے کوئی محرم دستیاب نہ ہو اُس وقت اگر دوسری قابل اعتماد، دیندار خواتین کے ساتھ ملکر سفر حج کر لے تو حضرت امام مالک اور امام شافعی رحمہما اللہ تعالیٰ کے نزدیک گنجائش ہے۔(مأخذہ: تبویب: ۲۳/۱۲۳۷، ۳۱ج/۸۹۸، ۳۷الف/۴۴)۔

فی مناسک ملاعلی القاری(ص ۵۵)

(الرابع)ای من شرائط الاداء فی خصوص حق النساء (المحرم الامین) ...ثم یستوی فی ھذاان یکون المحرم حراًاوعبداًمسلماًاوکافراًالاان یعتقد حل مناکحتھا، کالمجوسی ،اویکون فاسقاًماجناًمماًلایبالی اوصبیاً اومجنوناًلایفیق ،والنساء الصالحات ، فلایجوزلھن المسافرة مع ھولاء وقال حماد:لاباس للمرأة ان تسافر بغیرمحرم مع الصالحین،وھوقول مالک ،وفی قول آخر لمالک والشافعی تخرج مع نساء ثقات۔

وفیہ ایضا(ص ۵۸)

ثم اعلم ان شرائط ھذاالنوع (شرائط الاداء) کلھامختلف فیھافصحح بعضھم انھاشرائط الوجوب ، وصحح آخرون انھاشرائط الاداء ومنھم من فرق فجعل بعضھامن القسم الاول وبعضھامن القسم الثانی، وثمرة الخلاف تظھرفی الوصیة اذاشارف الموت الخ

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

[signature]

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

/جمادی الثانیہ ۱۴۳۸ھ

/مارچ ۲۰۱۷ء

الجواب صحیح

[signature] عفا اللہ عنہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی

۲۴/جمادی الثانیہ ۱۴۳۸ھ

۲۴/مارچ ۲۰۱۷ء

Scanned by CamScanner